رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۰ ۔ ہر ہفتہ روز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۶ فروری ۱۹۱۲ء نمبر ۷

سکولوں کی کتابیں

اردو

اردو کی پہلی کتاب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ار

اردو کی دوسری کتاب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر

اردو کی تیسری کتاب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳ر

اردو کی چوتھی کتاب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴ر

رومن اردو کی پہلی کتاب ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر

رومن اردو کی دوسری کتاب ۔ ۔ ۔ ۳ر

رومن اردو کا قاعدہ بکنگ صاحب کا ۲ر

فارسی اردو کا قاعدہ ۶ پائی و ار +

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح:- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ، اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گروتول وکبرم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے ماعہ گرونول لعہ + مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ۔ ۔ ۔ ۔ عا/آر

ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۔ ۔ ۔ ہے/ر

غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہے/ہ

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	ـہ	مے
چوتھائی کالم	ـہ	مے	للعہ
نصف کالم	مے	للعہ	رعہ
پورا کالم	للعہ	رعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	مام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں +

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں فارسی اُردو

صحت } نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے۔ قیمت ۴ر +

حل مشکلات } پروفیسر جمیس صاحب۔ آر حصہ اوّل۔ ۶ر +

تحقیقِ بائبل } مصنفہ مرقس داؤد صاحب۔ ۴ر +

طالبانِ حق } کینن فیبر صاحب ڈی۔ ڈی۔ ۹ر +

رہنمائے تعلیم۔ ۴ر +
ویدک شائستگی۔ رومن اُردو۔

سوال وجواب

فارسی اردو	قیمت	۶ پائی +
رومن اردو	قیمت	۶ پائی +
گورمکھی	قیمت	۶ پائی +
بچوں کی پرورش	قیمت	ار +
تواریخ بائبل	قیمت	عمہ +
حیات مسیح	قیمت	۱۲/ +
مسیح کا نمونہ	قیمت	۸ر +
سبدوغزلیں اُردو	قیمت	ار +
گورمکھی	قیمت	ار +

مس لوئیس ماسٹن صاحبہ کی تصنیفات

کوئی گھران سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالعہ سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱۔ رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر +
۲۔ تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر ۶ر +
۳۔ دولت لازوال اُردو ۳ر ۸ر۔ رومن اُردو ۸ر +
۴۔ عزت بےمثال اُردو ۳ر ۵ر۔ رومن اُردو ۸ر +
۵۔ اصلاح اخلاق ۴ر +
۶۔ ہند کی افلاس کا انسداد ار +
۷۔ بچوں کی پرورش ار +
۸۔ شادی کی بابت خیالات ار +
۹۔ سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰۔ صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

دیگر کتب

۱۔ اسلام میں مسیح ار +
۲۔ ینابیع القرآن ۳ر +
۳۔ بائبل یا قرآن ۱۰ر +
۴۔ سیر ہند معہ تصویرات اُردو عہ +
۵۔ وشنو کے دس اوتار ۲ر +
۶۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۲ر +
۷۔ ردِّ تناسخ ۴ر +

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشان

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۱۲

فہرست مضامین

گلدستۂ اخبار

بی کے گپتہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس جنہوں نے علی پور بام اور یوگانتر کے مقدمہ میں گورنمنٹ کی بہت مدد کی تھی ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء کو مر گئے۔

بریناپور (بنگال) انگلو انڈین طس میں خود بخود آگ لگ گئی قریباً دو لاکھ کا مال جل گیا۔

ملک چین میں صلح اور امن کے آثار نمایاں ہیں۔ آپس کی نااتفاقی رفع ہوتی جاتی ہے۔ غالباً جمہوری سلطنت قائم ہو گئی ہے۔

جاپان کو چین کا ایک ایلچی بھیجا گیا تھا تاکہ جاپان منظور کرے کہ چین میں نئی جمہوری سلطنت قائم ہو گئی ہے لیکن اس معاملہ میں جاپان کی پارلیمنٹ میں اس قدر نااتفاقی پائی گئی کہ مجبوراً اس کی بحث ملتوی کی گئی۔

رنگون میں ترکوں کی امداد کے لئے ۵۶ ہزار ۸ سو تین روپیہ چندہ جمع ہوا ہے۔ جو بیماروں اور زخمیوں کے علاج میں صرف کیا جائیگا۔

انگلستان کے بڑے گرجہ ٹرل ویسٹ منسٹر میں بادشاہ سلامت کی واپسی پر شکریہ کی عبادت ہوئی جس میں سب سے بڑے بڑے حکام انگلستان کے شامل ہوئے۔

راجپوتانہ مالوہ ریلوے کے اسسٹنٹ ٹریفک سپرنڈنٹ مسٹر پارس اپنے کلب سے مکان پر آ رہے تھے کہ راستے میں لین کے قریب تار میں اُن کا پاؤں یا بائیسکل پھنسا اور گر پڑے ان کے دونوں پاؤں پر سے ریل گاڑی چل گئی۔ اور ایک دن کے بعد ہسپتال میں مر گئے۔

چین کی نئی گورنمنٹ نے اپنی فوج کو تنخواہ دینے کے لئے حکم دیا ہے کہ چینا مرچنٹ نیویگیشن کمپنی ایک کروڑ تائیل دیویں ورنہ اُن کے جہاز پکڑ کر بیچ دیئے جائینگے۔

ہوائی جہاز پر ایم گورڈنگ صاحب تین مسافر لیکر برلن میں ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ اُڑا۔ اتنی دیر تک کوئی تین مسافر لے کر نہیں اُڑا تھا۔

ارجن میں اس مرتبہ مکی کی فصل بہت زیادہ ہو گئی۔ چنانچہ تخمینہ ہوا ہے کہ ساڑھے اُنیس کروڑ من کی پیدا ہوئی ہے۔

سرینگر کشمیر کی سڑک پر کئی جگہ پہاڑ گرنے سے اور برف سے سڑک دب گئی ہے۔ تانگہ اور یکہ وغیرہ نہیں چل سکتے قلیوں کے ذریعہ ڈاک آتی جاتی ہے۔ جس میں دو تین دن کی دیر ہوتی ہے۔

شہنشاہ معظم بخیریت تمام ولایت میں واپس پہنچے لندن میں عظیم الشان استقبال کی دھوم دھام تھی۔ اتوار سہ پہر کو پورٹسموتھ میں پہنچے۔ سیج وقت سے ۱۲ گھنٹہ پیشتر جہاز آیا۔

اس پر خوشیاں دوبالا۔ رات جہاز مدینہ میں کاٹی۔ ساحل پر بڑی رونق تھی۔ شہنشاہ معظم و ملکہ قیصرہ نہایت بشاش تھیں۔ حضور کوین الگزینڈرہ پرنس آف ویلز پرنسس میری پرنس آرتھر آف کناٹ نے جہاز مدینہ میں ملاقات کی تب تمام شاہی پارٹی ساحل پر اُتری یہاں ایڈریس خیر مقدم کے جواب میں حضور نے ایک تقریر فرمائی کہا کہ اہل ہند کی راج بھگتی کا اثر کبھی نہ بھولیگا اور خدا کرے کہ نوآبادیہ اہل ہند کے لئے نیک فال ہو۔ آمین سلطنت کے تعلقات کی زیادہ مضبوطی کے حق میں بھی دعا فرمائی۔ تب اسپیشل ٹرین روانہ لندن ہوئی۔ یہاں کے سٹیشن وکٹوریا پر بھی بڑی شان تھی۔ وزیر اعظم آرچ بشپ ممبران مجلس وزارت سفیران۔ غیر ممبران۔ ہوس آف لارڈ کامنز لارڈ میئران انگلستان سکاٹلینڈ کے لارڈ ان پرالواسٹ نے بھی خیر مقدم کیا۔ یہاں سے شاندار جلوس کا راستہ عمداً لمبا رکھا گیا تھا گذرگاہ کی حفاظت پر جنگی فوج نہیں تھی۔ صرف پولیس کے سپاہیوں کی قطار بھی بہت پاشاں رستے کے تمام بازار نہایت آراستہ کئے گئے تھے ہجوم خلایق قدم قدم پر چیرز دیتا تھا۔ باوجود کہرہ کے حضور ممدوح کھلی گاڑی میں سوار تھے +

اخبار کی بہار

ملک امریکہ میں بہت سی سوسائٹیاں مختلف کاموں کے متعلق جاری ہوتی رہتی ہیں ایک انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ فی الحال "Childrens happy Evenings Association" اس نام کی ایک سوسائٹی قائم ہوئی ہے جس میں بچوں کو کبھی کبھی دعوت دیجاتی ہے۔ ایک بڑے ڈاکٹر کی میم صاحب جن کا نام مسز ہنڈیسلٹن ہے اس ایسوسی ایشن کی بانی مبانی ہیں۔

۲۱ جنوری ۱۹۱۲ء ۴ بجے شام کو ڈاک گاڑی دہلی سے سرسہ کو آرہی تھی اور اس پر فیروزپور سے سمت ذاکرین عرس حضرت مولوی خدا بخش علیہ الرحمتہ سوار ہوئے تھے جس وقت گاڑی اسٹیشن ڈیرہ بھجا اور حاجی کھیرہ درمیان پہنچی تو ایک لڑکا چھ سالہ مسمی رمضان شاہ ولد سید حسین شاہ جمعدار خزانہ بہاولپور بوجہ کھلنے دروازہ کے فوراً نیچے چلا گیا۔ مگر خدا کے فضل سے بالکل بچ گیا۔ صرف تھوڑی سی چوٹ لگی تار کے ہلانے پر ریل ٹھہر گئی۔ ریل تھوڑی دور آگے نکل گئی تھی۔ واپس جاکر لڑکے کو صحیح سالم اٹھا لیا گیا۔

(نامہ نگار)

جنگ ٹریپولی کی خبر ہے کہ اٹالین غبارہ باز سگنر اسی اپنے ہوائی جہاز پر سوار ہو کر جمعرات کو ترکی کیمپ کے اوپر اُڑا جو تبروک کے متصل قائم ہے۔ ایک مسافر کپتان موئیٹو بھی اسی کے ہمراہ تھا۔

غبارہ باز مذکور نے ترکی کیمپ پر بمب کے گولے بھی پھینکے اس کے نتیجہ کی بابت کچھ خبر نہیں ہے۔

ترکوں نے نیچے سے اس ہوائی جہاز پر رفلوں کی بوچھاڑیں کیں۔ چار گولیاں ہوائی جہاز کو لگیں۔

کپتان موئیٹو خفیف مجروح تھا اس کی خبر ۷ فروری کو لنڈن سے موصول ہوئی۔

ساحل یمن پر اٹالین نے تاجران تھامس کرانٹ کی موٹر لانچ پکڑی تھی وہ مسوا میں پہنچائی گئی ہے۔

اٹالین کہتے ہیں۔ کہ اس کشتی پر برٹش تجارتی جھنڈا لہلہا رہا تھا اور ترکی قومی علم بھی موجود تھا۔

پیرم کی خبر کہ ساحل یمن پر ایک دیسی کشتی صدف مروارید تلاش کر رہی تھی۔ اٹالین نے اس کشتی کو روک لیا۔ دس آدمی پکڑ کر قید کئے۔ دو آدمی تیر کر ساحل جاتے تھے انکو قتل کر ڈالا۔

یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ انبالہ اسٹیشن کے قریب ایک خوبصورت کنواں اور دو چھوٹے کمرے بطور ایک نہہ و حرم سالہ تعمیر کئے گئے ہیں۔ مسافران ریلوے کو بڑا آرام ہو گیا ہے۔ انبالہ جنکشن جیسا بڑا اسٹیشن اور وہاں کوئی خاطر خواہ مسافرخانہ نہیں۔ اس سے زیادہ قابل افسوس کیا ہوگا۔ وہ حسن ہے وہ نیک کمائی جو دوسرے ہم جنس کے آرام و رفاہیہ پر صرف کی جائے آفرین۔

جگادھری (انبالہ) ایک بقال کی دوکان میں عقب سے نقب آیا۔ مال بزازہ کے انبار بازاری تمام دوکان سے نکال لے اور دو چھکڑوں میں جو کہ پہلے سے موجود تھے لادے۔ مالک دوکان جو کہ نیم خفتہ اندرون دوکان موجود تھا دفعتاً چونک پڑا۔ چور نے بھی اسکو تاڑا اور فی الفور ایک دو نقصان رہے سہے اٹھا کر رفوچکر ہوا۔ مالک نے شور وغل کیا۔ مردمان قرب وجوار جوق درجوق جمع ہوگئے۔ چور کہ جو اس تاک میں تھے کہ بیلوں کی جوڑیاں لاکر چھکڑوں میں جوڑ کر اپنی راہ لینگے مایوس فرار ہوگئے۔ چھکڑے مال بزازہ سے بھرپور دیکھکر عوام کو از حد تعجب ہوا۔ اور مالک دوکان نے اُس حافظ کائنات کا از حد شکریہ ادا کیا جملہ مال ومتاع اس کے قبضہ اور تصرف سے گیا ہوا از سر نو ہاتھ آیا۔ پولیس مصروف بہ تحقیقات ہے

ملزموں کا ہنوز پتہ ندارد ہے۔ شہر میں ایک دو کا ندار کی تلاشی لیگئی۔ الا بےآبرو ہونے کر گیا تھا۔ امید ہے کہ پولیس ملزمان کا بہت جلد پتہ لگائے گی۔

۱۹۱۱ء کوہ الپس پر ۱۱۵ جانیں برباد ہوئیں۔ یہ وہ لوگ تھے جو اس پہاڑ پر نئی دریافت کے لئے چڑھے تھے۔ ان میں سے ایک امریکن تھا۔ ان سے دو پارٹیاں صرف ایسی تھیں کہ جو بغیر کسی واقف کار ہادی یا راہ نما کے تھیں۔ سب سے بڑا حادثہ ۱۱ اشخاص کو واقعہ ہوا تھا جو ۱۸۷۰ء کے ماہ ستمبر میں واقعہ ہوا تھا جسمیں معلم امریکن اور ایک انگریز تھا۔ جو بلندی پر چڑھنے کے فن سے آشنا تھے اور بے موسم وہ پہاڑ کی اونچان پر جہاں کثرت سے برف گرتی تھی جا پہونچے۔ ان کے ساتھ تین ہادی اور پانچ پورٹرز تھے لیکن وہ سب برف کے نیچے دب گئے اور دور سے خوردبین کے وسیلے سے دیکھا گیا کہ وہ سب گہری برف کے درمیان ادھر اُدھر دوڑتے پھرتے تھے اور بادلوں کے بیچ میں دیوانہ وار پھرتے تھے۔ لیکن ۸ روز تک پہاڑ کی چوٹی برف سے ڈھپی رہی۔ اور اس مدت کے بعد تلاش کرنے والی پارٹی نے پانچ لاشوں کو پایا جو چوٹی کے پاس سکڑ کر مرگئے تھے۔ اور تین دن کے بعد اُن کو بوریوں میں بھر کر نیچے لائے۔

معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے نے وزیر ہند سے درخواست کی ہے کہ ایک ماہر عمارت اور ایک قابل سینٹری انجنیر ولایت سے انتخاب کرکے ہندوستان روانہ کریں جو ماہ اپریل تک ہندوستان پہونچ جاویں اور برسات قبل اور دوران میں دہلی میں قیام کرکے وہاں کے حفظان صحت کی حالت کا موازنہ کریں۔ جبتک یہ دو ماہر دہلی میں کوئی مناسب جگہ تجویز نہ کرینگے گورنمنٹ ہند عمارت کے متعلق سوائے جگہ حاصل کرنے کے کوئی کارروائی نہ کرے گی جگہ کے متعلق فیصلہ ہو جاویگا۔ تو تکمیل تعمیر کے لئے ایک انتظامی کمیٹی مقرر کیجاوے گی۔



ایڈیٹوریل نوٹس

چشمۂ زندگی

نمبر ۳

پر آلہی ذات جو واجب الوجود اور قادر مطلق اور بے حد اور لا انتہا اور ہر صفت موصوف ہے۔ اُس کا علم اور واقفیت سوا اُس کی ذات پاک کے دوسرے کو نہیں ہو سکتا۔ اور اگر وہ خود اپنی ذات بے نیاز اور قدرت کاملہ کا کوئی راز کسی طرح سے اپنے کسی مخلوق پر ظاہر فرما دے تو یہ اُس کی عین شفقت اور مہربانی ہے۔ اسی طرح سے اُس نے جو تمام مخلوقات کا خالق اور مالک اور رازق ہے اپنے پیارے نبیوں کے وسیلے سے اپنا علم اور اپنی بے قیاس حکمت کی باریکیاں جتنی کہ وہ بنی انسان کو کھولنا چاہتا تھا وحی آسمانی اور الہام ربانی کے وسیلے سے منکشف فرمائیں جو اُس کی الہامی کتاب بائبل میں قلمبند کی گئیں اور اب وہ دنیا میں موجود ہے۔ اس کتاب مقدس میں آلہی ذات کے نہایت مشکل اور سربستہ راز کی نسبت اس طرح لکھا ہے کہ ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اس سے موجود ہوئیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اُس کے ہوئی۔ زندگی اُس میں تھی اور وہ زندگی انسان کا نور تھی۔ یوحنا ۱:۱-۵۔

مندرجہ بالا تحریر سے جو خداوند یسوع مسیح کے حواری یوحنا رسول نے الہام سے لکھی پایا جاتا ہے کہ خدا اور کلام ازلی اور ابدی ہستی مالک اور خالق کی شکل میں موجود تھا اور پھر شروع صفحہ کتاب مقدس میں بھی یہ آیت پائی جاتی ہے۔ کہ ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور زمین ویران اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا اور خدا کی روح پانی پر جنبش کرتی تھی۔ پیدائش ۱:۱-۲

ان مندرجہ بالا آیتوں میں خدا۔ کلام اور روح کا صاف ذکر پایا جاتا ہے۔ اور یہی وہ ذات پاک واحد خدا کی ہے جس کو ہم عیسائی عقیدے کے مطابق تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث مانتے اور جانتے ہیں۔

ہمعصر اخبار عام مطبوعہ ۳ فروری ۱۹۱۲ء میں "ہندو دین کی عیسائی کتاب" کے عنوان سے ایک ریویو لکھتے وقت لائق ایڈیٹر صاحب نے اپنا خیال دیگر مذاہب کے بارے میں اس طرح سے ظاہر کیا ہے کہ "ہندو دھرم کی لاثانی خوبیوں میں روشن تر خوبی یہ ہے کہ ہر ایک کو اپنا اپنا آبائی دھرم مبارک تبلایا گیا ہے مسلمانوں کے نزدیک نجات انہیں کے لئے مخصوص ہے جو حضرت محمد صلعم کی امت پاک سے ہیں۔ عیسائیوں کو مکتی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وساطت سے ہو سکتی ہے۔" مندرجہ بالا خیال بالکل غلط ہے۔ خدا کی طرف سے ایسی گڑبڑ ہرگز نہیں ہو سکتی کہ وہ ایک قوم کو کچھ کہے اور دوسری قوم کو کچھ کہے خدا کے حکم آپس میں متضاد نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے نیم اٹل ہیں جو ہمیشہ یکساں اور لازوال ہیں۔ پھر ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ "ہندوؤں کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ ہر شخص کو اپنا آبائی اور خاندانی دھرم ہی نجات دینے والا ہے۔" معلوم نہیں کہ ان ہندوؤں میں کون کون سے فرقے شامل ہیں کیونکہ ہندوؤں کے بہت سے فرقے ایک دوسرے کے برخلاف ہیں تو کس طرح وہ اتنا اختلاف اور مخالفت رکھتے ہوئے ایک خدا کی طرف سے ہو سکتے ہیں اور سب سچ اور راست ٹھہر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہندوؤں میں آستک بھی اور ناستک بھی ہیں تو پھر وہ سب ہی سچے ٹھہرے افسوس کہ روشنی کے زمانہ میں بھی اس قسم کے خیال والے اشخاص موجود ہیں جن کو مذہبی ادراک اتنا بھی نہیں کہ سچ اور جھوٹ کا فرق کر کے ایک کو حق اور دوسرے کو ناحق کہہ سکیں۔ بلکہ ایسا کرنے سے سچ اور جھوٹ کی عجیب کھچڑی پکاتا ہے جو عقلمندوں کے نزدیک ایک صریح بے وقوفی ہے۔

ایک عجیب فقرہ ایڈیٹر صاحب نے لکھا ہے۔ جس کو ہم یہاں نقل کئے بغیر رہ نہیں سکتے۔ "مذہب کی صداقت کا نشان آپ نے بتایا ہے کہ جس طریقہ سے اُس کی روحانی برکتیں انکھیاری ہیں" روحانی برکتوں کا ذکر تو ایڈیٹر صاحب نے کیا ہی نہیں کہ وہ کیا کیا ہونی چاہئیں؟ انہی پر تو سچے اور جھوٹے مذہب کی شناخت منحصر ہے۔ پر اس حالت میں تمام مذہب سچے کیونکر ٹھہر سکیں گے؟ جس میں روحانی برکتیں پائی جاویں وہ سچا ہوگا اور دوسرا ضرور جھوٹا ہوگا۔

ایڈیٹر صاحب نے ایک اور خیال ظاہر کیا ہے جو اُن کے اس فقرے سے پایا جاتا ہے۔ "کہ دھرم کے مقابلے میں دوسروں کی تقلید کرنا نامناسب ہے۔" جبکہ اس دنیا میں انسان عقلمندی کے ساتھ دنیاوی کاموں میں مثلاً علمی کاموں میں اور دستکاری اور تجارت اور مختلف فنون میں ایک دوسرے کی نقل کر کے کہاں تک ترقی کر گیا ہے کہ کچھ کا کچھ بن گیا ہے تو کیا مذہب جیسے ضروری کام میں وہ عمدہ سے عمدہ اور افضل سے افضل کی تقلید نہ کرے۔ جس پر اُس کی آئندہ کی بہتری اور بہبودی منحصر ہے؟ کیا وہ گمراہی اور برگشتگی کے گڑھے میں جس میں کہ اس کے آبا و اجداد جہالت کی وجہ سے گر گئے تھے گرا رہے؟ یہ خوب عقل ہے!

پھر ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "مذہب کا تعلق پرماتما کے ساتھ براہ راست ہے۔ اور جیسے پرماتما ہندوؤں کا بھی ہے۔ مسلمانوں کا بھی ہے۔ عیسائیوں اور یہودیوں کا بھی ہے۔ سکھوں۔ پارسیوں اور جینیوں کا بھی ہے۔ حتیٰ کہ بدھوں اور ناستکوں کا بھی کسی صورت میں ضرور ہے تو اس کے بعد شبہ کی کوئی وجہ نہیں ہے۔" خدا سب کا خالق تو ہے مگر مذہب کا معاملہ خالقیت کا معاملہ نہیں ہے۔ خدا نے سب کو بنایا ہے۔ مگر ان کے اپنے اعتقادوں

کے مطابق جو اُن کے گمان کے مطابق ایجاد ہوئے مذہب الگ الگ ہیں اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا ہے کہ مختلف مذاہب بھی خدا ہی کی طرف سے بنائے گئے ہیں۔ ایسا سمجھنا صاف غلطی ہے۔ اور اگر یہ درست خیال سمجھا جاوے تو پھر اتنی کشمکش اور تحقیق و تفتیش اور سر دردی جو ان مذاہب کی کتابوں کے مطالعہ میں اٹھائی جاتی کیا فائدہ اور مذہبی چھان بین کی کیا ضرورت؟ کیونکہ سب کچھ ایک خدا کی طرف سے ہے اور حق ہے۔ آہ! یہ کیسا غلط اور خدا کی ذات پر کتنا بڑا دھبا لگانے والا ہے تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ خدا دنیا میں تمام قسم کی مخالفت اور فساد اور تعصب اور عناد کا پھیلانے والا ہے۔ جس کا نتیجہ دنیا کی بربادی اور خونریزی کا ہو رہا ہے۔ افسوس یہ کیسا غلط خیال ہے جس میں ہمارے ایڈیٹر صاحب اخبار عام مبتلا ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ایڈیٹر صاحب اس گمراہی اور سوچ کی نظر سے غور کریں تو امید ہے کہ حقیقت اُن پر کھل جاویگی۔

آخر کار ایڈیٹر صاحب اپنی مندرجہ بالا تمام تحریر پر صفائی کا ہاتھ پھیر دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ لکھتے ہیں کہ "مغرب کے علماء بھی جیوں جیوں زیادہ تحقیقات کرینگے ہندو دھرم سے روحانی فیض حاصل کرینگے" کیوں ایڈیٹر صاحب پہلے تو آپ فرما چکے ہیں کہ سب کے لئے اپنے اپنے دھرم کافی ہیں۔ اور نجات کا باعث ہیں۔ اب ہندو مذہب کی رو سے "روحانی فیض" حاصل کرنے کی آپ نے بھلی فرمائی تو اب دوسرے مذاہب سے وہ روحانی فیض کہاں چلا گیا جو بقول آپ کے ہر مذہب میں موجود تھا؟ اور پھر اس کے کیا معنے جو آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "ہندوؤں کے دھرم کی عزت کے آگے اُن کو سر تسلیم خم کرنا پڑیگا"۔ یہ سر تسلیم خم کرنا کیسا؟ جس حال میں کہ دیگر تمام مذاہب کا تعلق پرماتما کے ساتھ براہ راست ہے؟ جیسی کہ آپ لکھ چکے ہیں۔ کاشکہ ایڈیٹر صاحب غور سے ان باتوں کی بابت سوچیں اور صرف ایک سچے مذہب کی تلاش کریں جو ان دنیا کے تمام مذاہب میں چھپا ہوا ہے نہ کہ تمام مذاہب سچے اور نجات کا ذریعہ ہیں۔

دین عیسوی کی بڑی برکتوں میں سے ایک برکت یہ ہے کہ بلا تمیز ذات و درجہ کے ہر ایک شخص کو موقعہ ترقی کرنے کا ملتا ہے کسی قسم کی رکاوٹ کسی کے رستہ میں کسی بات کے سبب سے ڈالی نہیں جاتی۔ بلکہ سب کو برابری کے حق حقوق ملتے ہیں۔ ہمعصر بدر قادیان میں مطبوعہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۱ء "کلام امیر" کے نیچے ذیل کا واقعہ لکھا ہے جس کو پڑھ کر پتہ لگتا ہے کہ دین عیسوی نے کیا کر کے دکھلایا ہے "میں ایک دفعہ گلی میں جا رہا تھا کہ ایک خوش پوشاک شخص نے مجھے سلام کیا اور کچھ روپیہ پیش کیا میں نے غور سے دیکھا مگر سمجھ میں نہیں آیا کہ کون ہے۔ مگر وہ کہنے لگا کہ حضور نے مجھے پہچانا نہیں ہے۔ میں آپ کے ڈیرے کا خاکروب تھا۔ میں نے کہا یہ وضع کب سے بنائی؟ تو کہا کہ حضور میں عیسائی ہو گیا تو مشن اسکول میں عیسائیوں نے مجھے پڑھانا شروع کیا۔ جس کر ترقی کرتے کرتے میں اب ہیڈ ماسٹر ہوں میں نے دل میں ندامت سے کہا کہ ہمارے ڈیرے میں بھی تو یہ رہا مگر کسی کو توفیق نہ ملی کہ اسلام کا رستہ اُسے بتلاتا"۔

سچ مچ دین عیسوی اپنے ساتھ علم کی برکت کو اشاعت مذہب کا ایک وسیلہ سمجھ کر یہ کوشش کرتا چلا آیا ہے کہ بے علموں اور ناخواندہ لوگوں کو سب سے پہلے علم سے بہرہ ور کر دے اور بعد اس کے دین سے واقف کر کے راہ راست دکھلا دے۔

ہمعصر اندر اور پرکاش کے اخبارات کے پرچے آجکل میدان کارزار بن رہے ہیں۔ معاملہ گوروکل کا ہے۔ گوروکل میں پر آریوں کی جیسی بڑی اُمیدیں لگی ہوئی تھیں۔ ایک طرح سے فیل ہو رہا ہے۔ اگر مخالفت کی وجہ سے مہاشہ دھرم پال صاحب کی تحریرات کو قابل اعتبار بھی نہ سمجھا جاوے۔ تاہم جو کچھ بڑی بڑی امیدوں کا سماں باندھا جاتا تھا اُس پر کالے بادل چھائے ہوئے نظر آتے ہیں اور اگر ایسا ہی حال رہا اور اُس کی درستگی نہ ہوئی تو آریہ صاحبان جلد معلوم کریں گے کہ اُن کے لاکھوں روپیہ پہاڑیوں کی چوٹیوں پر اور گنگا کے دریا پر ناحق ضائع ہوئے ہر دو اخبارات کے مطالعہ سے آپس کا نفاق تو بخوبی روشن ہے۔ اور جہاں نفاق ہو وہاں کامیابی کہاں؟ اس لئے ہمارا یہ کہنا کہ گوروکل کا بڑا معاملہ جس کی تعریفوں سے بہت سے اخبار بھرے جاتے ہیں۔ ہلکا پڑ گیا ہے۔ سچ ٹھہرتا ہے۔ اور اس کے لئے ہم کو بڑا افسوس ہے۔ کاشکہ یہ حالت جلد بدل جاوے۔ ۷ فروری کے پرکاش میں مہاتمہ منشی رام جی نے گوروکل کی نسبت آٹھ الزاموں کا جواب بھی دیا ہے جو اندر میں ظاہر کئے گئے تھے اب دیکھیں کہ دوسری طرف سے اُن کا کیا جواب دیا جاتا ہے؟

ریویو

The Chrome Leather Tannery + Factory Madras

کا کیلنڈر ہمارے پاس ریویو کے لئے آیا ہے۔ یہ ایک بہت خوبصورت ایک طرفہ چھپا ہوا ہے۔ اور کاغذ کے تختے پر لگا ہوا ایک ڈبا جس کے نیچے ایک چھوٹی کتاب کی صورت کا کیلنڈر لگا ہوا ہے جس میں بارہ ماہ کے ۱۹۱۲ء کے مہینوں اور تاریخوں کا علیحدہ علیحدہ صفحوں پر روزنامچہ ہے دفتر کے کمرے میں لٹکانے کے لئے عمدہ ہے۔

ضرورت:- ایک ہندوستانی مسیحی کمپونڈر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ شروع میں مبلغ عہ ماہوار ملیگی۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔

ڈاکٹر جے ولیس۔ کنٹونمنٹ روڈ۔ **لکھنؤ**۔

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپ کو بڑے درجے کا مقدس اور پاکباز انسان یقین کرتی تھیں۔ اور اگر آپ کے یار غار آپ کو ایک راستباز انسان جانتے تھے تو اس میں شک بھی کیا ہو سکتا ہے کہ آپ کی زندگی پاک اور آپ ایک مظہر انسان تھے۔

اقول۔ اول تو جو مسیحیوں کے اعتراضات پیدا ہوئے ہیں وہ ان ہی بیانات پر مبنی ہیں۔ جو ان مومنین نے لکھے ہیں۔ پر اگر ان کے ساتھ ہی تعریف اور بڑے درجے کی عزت اور تعریف ہوتی ہو تو وہ قابل اعتبار صرف اس لئے نہیں ہو سکتی کہ وہ ایسا کہتے تھے۔ کیونکہ ان کے معتقد اور مطیع ہونے کے سبب سے وہ تو ضرور اس کے برعکس کہہ ہی نہیں سکتے تھے۔ اس کے ثبوت کے لئے دوسرے فریق کی گواہی کی ضرورت ہے کہ وہ کیا کہتا ہے۔ تب تو وہ بات جو سچائی سے بیان کی جاوے سند ہو سکتی ہے نہ کہ صرف پیرو مریدوں اور عورتوں کا کہنا مان لینے کے قابل ہو سکتا ہے۔ جنہوں نے خوشامد سے مبالغہ کیا ہو

باقی آئندہ

سنہ ۱۹۰۹ء وسنہ ۱۹۱۰ء میں دیگر ملکوں سے ملک کینیڈا میں تین لاکھ باشندے جاکر آباد ہو گئے ہیں۔

اقتباس

گناہ کی مثال

فرض کرو کہ ایک بڑی وزنی لکڑی ہے جو پانی پر تیرتی پھرتی ہے۔ وہ بڑی آسانی سے پانی میں بہتی چلی جاتی ہے۔ پر اگر وہ کسی جگہ بہتی یا کسی ایسی رکنے والی جگہ میں رک جائے تو بہت سے آدمی اس کو ہلا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں لے جا سکتے۔ آدمی کی زندگی مثل پانی کے ہے۔ موت مثل کنارے کے ہے اور گناہ وزنی لکڑی کا شہتیر ہے گناہ زندگی میں ایک ہلکا اور چھوٹا سا نظر آتا ہے۔ مگر موت کے بعد گناہ کے نتیجے خوفناک صورت اختیار کرینگے چھوٹے چھوٹے گناہ بڑے اور خوفناک نتیجے پیدا کرینگے۔ اور بیچارے گنہگار اپنے گناہوں کے نیچے ایسے دبے ہوئے ظاہر ہونگے کہ جنکا تدارک ناممکن ہوگا۔ اس لئے گناہ جیسی بری چیز سے انسان کو از حد بچنا ضروری ہے۔ ورنہ اگر گنہگار ہو کر اگلی دنیا میں پہونچا تو یہ گناہ اس کو دوزخ میں لے ڈوبے گا۔ جہاں سے نکلنا ناممکن ہے۔

این۔ سی

---

۴ **ضرورت** ۱

شہر دہلی [illegible] زنانہ مشن ڈسپنسری کٹرہ ٹیلوں میں ایک فیمیل کمپونڈر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ پندرہ روپیہ ماہوار دی جاوے گی اور پانچ سال کا اگریمنٹ لکھوایا جاوے گا۔ چاہئے کہ خط وکتابت مس ڈیوڈ ویڈہی ڈاکٹر صاحبہ یا ڈاکٹر ایس ڈیوڈ صاحب دریا گنج دہلی سے کریں۔

مفید کہانی

بچوں کے لئے

نمبر

ایک چھوٹے لڑکے فلپ نے جبکہ وہ ۱۲ برس کا ہوگیا تھا کہا کہ میں تو باغبان بنونگا۔ مجھے بڑا اچھا لگتا ہے کہ خوشنما پھولوں میں پھول اور سبزی کو دیکھوں لیکن کچھ مدت کے بعد وہ شکایت کرنے لگا کہ مجھ کو ہمیشہ زمین پر جھکنا اور ٹیڑھا ہونا پڑتا ہے جس سے میرے گھٹنے اور پیٹھ درد کرنے لگتے ہیں۔ اور یہ کہکر اس نے باغبانی کے کام کو ترک کر دیا اسکے بعد فلپ نے کہا کہ میں شکاری بنونگا سبز سایہ دار جنگل میں شکار کے پیچھے پھرنا ایک عمدہ نظارہ ہے لیکن جب وہ اسکو کرنے لگا تو شکایت کرنے لگا کہ صبح کی سردی اس سے برداشت نہیں ہوتی اور بعض وقت جاڑا اور مینہ ہوتی ہے تو زیادہ آفت آتی ہے۔ اور بعض وقت سخت سردی بے برداشت ہوتی ہے اور یہ کہکر اس نے شکار کو بھی ترک کر دیا۔ اسکے بعد اس نے خیال کیا کہ میں ایک مچھوا بنونگا۔ کیونکہ ایک دریائی کشتی میں بیٹھکر تیرتے پھرنا ایک دلکش کام ہے اور بغیر پیدل چلنے کی تکلیف کے بیٹھے بیٹھے مچھلیاں کھینچ لینا کوئی مشکل کام نہیں ہے لیکن تھوڑے دنوں میں وہ اسے بھی ناپسند کرنے لگا۔ اس نے کہا کہ یہ تو ہمیشہ بھیگے رہنے کا کام ہے مجھ کو پانی سے نفرت ہے۔

آخر کار اس نے چاہا کہ باورچی بن جاوے اس نے کہا کہ باورچی کو باغبان شکاری اور مچھوے سب کچھ لا کر دیتے ہیں اور سب کچھ اسکے پاس رہتا ہے لیکن اس نے اسکو بھی ناپسند کیا اور کہنے لگا یہ کام تو بہت ہی [illegible] آگ گرم ہے جب میں کھانا پکاتا ہوں چولہے کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں تو میں تو گویا جھلس جاتا ہوں اور اس نے اسکو بھی چھوڑ دیا۔

اب فلپ کے والد نے اجازت نہ دی کہ وہ پانچویں دفعہ نئے کوئی پیشہ چنے۔ اس نے اسکو نصیحت کی کہ اگر تم کچھ کام کرنا چاہتے ہو تو استقلال کیساتھ مشکلات کو برداشت کرو تو ضرور کامیاب

مراسلات

خیمہ بیابان میں آیا وہ حقیقتاً موجود تھا یا نہیں؟

گزشتہ سے پیوستہ

اس مباحثہ کی اہمیت۔

ان میں سے ہم کسیکو قبول کریں؟ لیکن یہ امر یقینی ہے کہ ایک پرجوش مباحثہ مذکورہ بالا سوال کی نسبت جس کے عمل میں لانے کی ہمیں امید ہے کچھ کم نتیجہ خیز امر نہیں ہے۔ ایسا مباحثہ نہایت ضروری ہے۔ اسلئے کہ اولاً یہ خدا کی برگزیدہ قوم بنی اسرائیل کی تواریخ کی نسبت ہمیں روشنی عطا کریگا۔ کم از کم ہم کو اس قدیم قوم اسرائیل کی شائستگی کا کچھ نہ کچھ پتہ لگیگا کہ وہ کس قسم کی تھی اور خصوصاً اس امر کا علم ہوگا کہ آیا وہ اس سلسلہ میں ادنیٰ درجہ کی تھی جیساکہ ہایر کرٹکس دعوے کرتے ہیں۔ یا آیا بنی اسرائیل نے اس وقت اعلےٰ شائستگی کے رتبہ تک صنعت قوانین اور دیگر علوم کی شاخوں میں ترقی کرلی تھی۔ جو کہ عموماً اعلیٰ درجہ کی شائستگی کے درجہ سے تعلق رکھتی تھی۔ لہٰذا اس میں شک نہیں کہ کم از کم کچھ فائدہ اس امر کے مطالعہ سے جو ہمارے سامنے پیش ہے ضرور ہوگا (۲) دوسرا فائدہ جو اس مطالعہ سے ہوگا وہ یہ ہے کہ اس سے اس تواریخی سوال کا فیصلہ ہو جائے گا۔ گو اگرچہ عجیب ہے لیکن تاہم نہایت ضروری ہے۔ یعنی کہ آیا تواریخی حیثیت سے ہیکل خیمے سے پیشتر تھی جیساکہ ہایر کرٹکس دعوے کرتے ہیں اور اس لئے خیمہ ہیکل کی ایک محض تمثیل یا مختصر نقل؟ تصور کرنا چاہئے۔ یا برعکس اس کے آیا جیساکہ بائبل بتلاتی ہے کہ خیمہ ہیکل سے پیشتر تھا۔ لہٰذا ہیکل کی ساخت خیمہ کے نمونہ پر طیار کی گئی تھی۔ بادی النظر میں بلا شبہ یہ نہایت ضروری سوال نہیں معلوم ہوتا ہے۔ مگر تاہم جبکہ تواریخی اور علمی اور دیگر امور جو اُس میں شامل ہیں اُن پر لحاظ کیا جاتا ہے تو کچھ شبہ نہیں کہ یہ ایک کم قدر سوال نہیں رہ جاتا ہے (۳) لیکن نہایت ہی فیصلہ کن اور اس سے زیادہ مطلب خیز امر جو ہمارے روبرو اس سوال کے مباحثہ میں پیش ہے اُس کا تعلق اس امر پر موقوف ہے کہ آیا یا تو اُس سے ہایر کرٹی سزم کی سچائی یا اس کا باطل ہونا ماننا پڑیگا جو لوگ بائبل کے مطالعہ کے خاص طریقہ سے واقف کار ہیں اُن کا ایک بڑا دعوےٰ یہ ہے کہ تمام احبار کی کتاب یا رسمی شریعت یعنی وہ عبادت کے متعلق شریعت جو کہ خصوصاً خروج۔ احبار۔ گنتی کی کتاب میں مرقوم ہے۔ اس کا آغاز یا ظہور اُس وقت تک نہیں ہوا جبتک کہ وہ بابل کی جلاوطنی سے واپس آنے پر تھے۔ یا قریب اُس وقت کے ہوا جبکہ عزرا یہودی تواریخ میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس طور پر توریت کے تمام حصوں کو ان صدیوں تک آثار لانے میں یعنی موسیٰ کے وقت سے عزرا کے زمانہ تک تور تک کو نہ صرف توریت کی نسبت موسیٰ کی تصنیف سے انکار کرنے کا موقعہ ملجاتا ہے بلکہ اُن کو ایک اپنا ساختہ نقشہ یا تجویز کرلینے کا موقعہ بھی مل جاتا ہے۔ جس سے وہ تمام جُداگانہ نوشتوں کو جس میں وہ توریت کو منقسم کرنے کے عادی ہیں۔ اُس کل کو ایک جنس میں باہم مجتمع کر دیتے ہیں اور ہر ایک خاص نوشتہ کو جُدا جُدا کرکے اُس کی تاریخ تصنیف اور دیگر خصوصیت کے مطابق جیساکہ ہایر کرٹکس کے خیال میں آتا ہے اُس کا نام رکھدیتے ہیں۔ اس طور پر توریت کو پارہ پارہ کرکے اور بالعوض اس کے کہ وہ ایک کل تمام و کمال مجموعہ حقیقی سمجھا جاوے جیساکہ مسیحی لوگ اُس کو مانتے آئے ہیں۔ اس خاص ہایر کرٹکس کے طریقہ میں وہ محض پیوند کاری کی صورت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ایک بے جوڑ کام جس کے ساتھ الہام کا کچھ سروکار نہیں۔ اور نہ الہام الٰہی کا اس کے ساتھ کچھ تعلق باقی رہتا ہے۔ مگر جس طور پر کہ دیگر انسانی لٹریچر جو صفحہ ہستی پر قانون نشوونما (Evolution) کے مطابق ظہور میں آیا ہے۔ تاہم ٹھیک اس طور پر کرٹکس توریت کے ساتھ برتاؤ کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ اگر ممکن ہو تو اس سے بھی زیادہ سخت برتاؤ بائبل کیساتھ کرتے ہیں لیکن اب فرض کرو کہ بالآخر موسوی خیمہ حقیقتاً موجود تھا تو تحقیقات کرٹکس کے اصول مفروضہ کی کامیابی پر اُس کا کیا اثر ہوگا؟ تو یہ پورے طور پر اس اصول مفروضہ کے کامیابی کے ساتھ عمل میں لانے کی کوشش کو باطل کریگا ضرور اس کا نتیجہ لازمی یہ ہوگا۔ کیونکہ سب سے پہلے اگر توریت کا وہ حصہ جو احبار کی کتاب کی شرعی رسومات کو شامل کرتا ہے عزرا کے زمانہ تک منتقل ہو جاوے یا پہنچایا جاوے تو یہ قدیم خیمہ جس کی خدمات کے لئے یہ قوانین و شریعت وضع کی گئی تھی لازمی طور پر اُس کے ساتھ ضرور مانا جائے گا (۲) پس اگر یہ خیمہ جو عزرا کے زمانہ میں یا ہیکل کے یروشلم میں تعمیر ہونے اور قوم یہود سے عبادت کا مرکز سمجھے جانے کے بہت دنوں کے بعد تک موجود تھا۔ تو یہ خیمہ نہ فقط ساخت کے اعتبار سے بہت متعجب* انگیز سمجھا جاتا بلکہ اس قدر خلاف تواریخ واقعہ ہو جاتا ہے کہ جس کے قبول کرنے یا ایجاد کرنے کا الزام ہم مشکل سے ان محققین (یعنی کرٹکس) پر لگا سکتے ہیں اب ان محققین کے سامنے اگر وہ اپنی تصوری خیال کو اب تک قائم رکھنا چاہتے ہیں تو صرف ایک راہ کھلی ہوئی رہ جاتی ہے کہ وہ یا تو خیمہ کی ہستی سے مطلقاً انکار کریں کہ ایسا کوئی خیمہ صفحہ ہستی پر موجود ہی نہیں تھا۔ اور اس تمام بیان کو جو بائبل میں مندرج ہے بناوٹی ٹھہرا دیں۔ لیکن یاد رہے

---

* کسی قدر اس فقرہ کا اردو میں لفظی ترجمہ کرنا مشکل تھا تاہم لفظی ترجمہ کیا گیا ہے مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر خیمہ اس زمانہ تک موجود تھا تو اپنی بناوٹ کے اعتبار سے اس زمانہ کے لوگوں کے نزدیک ضرور تعجب انگیز ہوگا۔ کیونکہ قدیم اور جدید ساخت میں اتنی صدیوں کے بعد ضرور بہت تبدیلی ہوگئی ہوگی۔ مترجم۔

برگز برعکس بیسا دعوے کریں تو ضرور ان کی بنیاد جس پر یہ دعوےٰ قائم کرینگے بہت ہی غیر محفوظ ہو جاویگی۔ کیونکہ یہ محض دعوے ہی دعوےٰ ہوگا۔ پر اگر اس دعوےٰ کے برعکس ہمارا یہ مضمون یہ ثابت کردے کہ خیمہ حقیقتاً موجود تھا تو معترض کا یہ دعوےٰ بالکل باطل ہو جاتا ہے۔ اور اس کی تمام عمارت معہ مختلف منزلوں کے جو اس پر بنائی گئی ہیں۔ دھم سے گر جاتی ہے۔ پس اگر یہ تمام و کمال طور پر سچ ہے تو ہمارا یہ کہنا زائدالامر نہ ہوگا جیسا کہ اس مضمون کے ضمنی عنوان میں بیان ہوا ہے کہ معترض کی بندش کا پورے طور پر سچ یا باطل ہونا اس امر پر منحصر ہے کہ خیمہ کی ہستی یا عدم ہستی کی نسبت جو کچھ سچ ثابت کیا جاوے۔ علاوہ بریں اس طرح پر اس مباحثہ کا نہایت ضروری ہونا بھی ظاہر ہو جائے گا

باقی آئندہ

پادری جے۔ ایم۔ غلام مسیح۔ مترجم۔ از مین پوری۔

خضاب لاجواب

دل پسند خاص و عام

یہ تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگا دو۔ لگاتے ہی فوراً سفید بال کالے بھورے ہو جاتے ہیں۔ بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایک بار اگر اس نایاب تیل کو سر کے بالوں پر یا ڈاڑھی یا مونچھ پر لگایا جاوے وہ آدمی ہمیشہ خلائق کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہے۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ آرڈر بذریعہ وی پی آنے چاہئیں۔

ملنے کا پتہ

حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نورشاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب۔ پوسٹ مانڈوی نمبر ۳ بمبئی۔

کھُلی چٹھی

بنام

ظفر علی خاں صاحب بی۔ اے۔ ایڈیٹر پنجاب ریویو۔ لاہور۔

سلام علیکم: جناب نے اپنے رسالہ پنجاب ریویو بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۱۰ء میں ایک مضمون "رفع انجیل" کے ہیڈنگ سے جو مولوی حمید الدین صاحب بی۔ اے کی قلم سے نکلکر آپ کے دفتر میں پہنچا آپ نے بلا سوچے سمجھے اس کو اپنے رسالہ میں شائع فرماکر خواہ مخواہ اپنے آپ کو بے گناہ المعجاز میں پھنسا کر پبلک کے سامنے بدنام کیا۔ کیونکہ تعلیمیافتہ دنیا کے نزدیک یہ مضمون اس قابل نہ تھا کہ اس کو پنجاب ریویو جیسے معزز رسالہ میں جگہ دیجاتی۔ اور یہی وجہ تھی کہ مسیحی مذہب کے ماننے والوں میں سے ایک نے بھی مولوی صاحب کے مضمون کی تردید میں قلم نہ اٹھایا۔ اور ہم نے جو مولوی صاحب کے مضمون پر چند سوالات کرکے جناب کے پاس شایع ہونے کو بھیجے تھے۔ ان سے ہماری یہ مراد نہ تھی کہ اس فضول و دقیانوسی قیاس "رفع انجیل" کو بحث میں ذرا دیر کے لئے بھی لایا جائے۔ بلکہ یہ غرض تھی کہ جب مولوی صاحب اپنے ہی مضمون کے متعلق ہمارے سوالات کو دیکھیں گے تو مولوی صاحب اپنے توہمات کو واپس لےکر بہ ندامت خاموشی کا گوشہ اختیار فرماوینگے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے ہماری منشا کے موافق پنجاب ریویو کی طرف سے تو اس مضمون کو بالکل نسیان میں چھوڑا۔ مگر بہر وپئے کی صورت میں راجپوتانہ سے ہمارے معزز ایڈیٹر صاحب نے ان کا کچھ پتہ ہم کو بتلایا جن کے پتہ حیات کے لئے ہم صاحب موصوف کے مشکور ہیں۔

ہمارے سوالات کو آپ نے جنوری ۱۹۱۱ء کے پنجاب ریویو میں شایع فرماکر اور بذریعہ کارڈ ہم کو یہ اطلاع دے کر کہ ہم بھی اس مضمون کی جواب دہی میں کوشش کرینگے"۔ ہمیں مشکور کیا۔

اور اس کے بعد فروری ۱۹۱۱ء کے ریویو میں خواجہ عباد اللہ صاحب بی۔ اے شاہ پور نے مولوی حمید الدین صاحب کے مضمون رفع انجیل کے متعلق چند استفسارات جو ہماری طرف سے کئے گئے تھے یہ لکھا تھا کہ اگر احسن طریقہ پر اس کو چلایا جائے تو مفید نتائج پیدا ہونگے۔ اور خاتمہ پر مناسب ہوگا کہ اسے ایک رسالہ کی صورت میں شایع کیا جائے ہم سمجھتے ہیں کہ (چونکہ حمید الدین صاحب نے اپنی نادانی سے قایل ہوکے خاموشی اختیار کرلی ہے۔ اس لئے) ہر ایک شخص کا حق ہے کہ اپنی رائے ظاہر کرے بشرطیکہ ایسی رائے پنجاب ریویو کے صفحات پر شایع ہونے کے قابل ہو۔

اس پر جناب ایڈیٹر صاحب آپ نے دوبارہ اس فضول اور اسلامی عقیدہ کی بیخ و بن کے برباد کنندہ مضمون کو اپنے قیمتی صفحات ریویو میں جگہ دی۔ حالانکہ آپ کو ذرا بھی انجیلی تواریخ کے متعلق زمانہ ائی حکومت وغیرہ بہ زمان حضرت مسیح سے آگاہی ہوتی تو عباد اللہ صاحب کی دلائل میں سے چند ایک کی غلطی (۱) زمان مسیح میں خصوصاً اہل یہود و عموماً غیر یہود کی مادری زبان عبرانی نہ تھی کہ یونانی یا کوئی اور زبان اور ایسی زبان میں حضرت مسیح اپنا کلام حواریوں و دیگر کل مخاطبین کو سنایا کرتے تھے۔

(۲) ایک بھی نسخہ ایسا نہیں جس کے کاتب کے حالات زندگی معلوم ہوں۔

(۳) کاتب نے حاشیہ کی جگہ متن اور متن کی جگہ حاشیہ بنادیا ہے۔

(۴) حضرت مسیح یا اُن کے حواریوں نے اپنی تمام زندگی میں غیر اقوام کو اپنا کلام نہیں سنایا اور نہ ایسا کوئی حکم پایا جاتا ہے جس کی یہ منشا ہو کہ غیر اقوام کو کلام سناکر ان کو مسیحی کیا جائے۔

(۵) حضرت مسیح محض محمد صاحب کی بشارت دینے کو بھیجے گئے تھے اور بس۔

اب جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ یہ مذکورہ بالا پانچوں خواجہ صاحب کے اعتراضات اُس شخص کے نزدیک جس نے انجیل مقدس کی کچھ بھی ورق گردانی کی ہو۔ کچھ بھی اپنے آپ میں صداقت نہیں رکھتے۔ جیسا کہ ہم نے مارچ و اپریل ۱۹۱۱ء کے ریویو میں پورے پورے طور پر آپ کو اور آپ کے ہم خیال ناظرین پر بھی بخوبی اور صفائی سے ظاہر کر دکھلایا تھا۔ مگر افسوس کہ آپ جیسے لائق ایڈیٹر نے خواجہ عبا واللہ صاحب کو بجائے ان غلط خیالات سے باز رکھنے کے ایک اور موقعہ ماہ مئی ۱۹۱۱ء کے ریویو میں دیا جس کے ذریعہ صاحب موصوف نے اپنی رہی سہی واقفیت کو ہمارے ہاتھوں خاک میں ملوایا اور بیچارے ریویو کو بھی گہری نیند عدم آباد بستر پر سلایا اور اُس کے عاشقوں کو آٹھ آٹھ آنسو رلایا۔ تاہم اس غریق نیند کی بابت ابھی تک ہماری دعا ہے کہ خدا اس کو ۱۹۱۲ء میں ہوش میں لادے۔ کیونکہ اس کی خدمت کی اب بھی ملک میں ضرورت ہے۔

خواجہ صاحب نے اس دفعہ (۱) صوبہ سامریہ کو حضرت مسیح کے عہد میں بنی اسرائیل سے آباد و معمور بتلایا جو سراسر خلاف تواریخ ہے۔

(۲) گدارہ اور گراسینی کے معجزات کو ایک ہی معجزہ تصور فرمایا ہے۔ حالانکہ ہر دو جگہوں کے نقشہ میں جائے وقوع میں تیس چالیس میلوں کا فاصلہ ہے۔ اور ایک شہر جھیل کے مشرق میں ہے تو دوسرا جنوب میں۔

(۳) متی ۱/۱۷ آپ اعتراض کرتے ہیں کہ مقدس متی نے بجائے بیالیس ناموں کے نقل کرتے وقت ایک دو نام بھول کر چھوڑ دیا ہے۔ یا سہواً ناقل سے جو علاوہ متی کے کوئی اور ہے کچھ نام بوجب سلاطین چھوٹ گئے ہیں۔ حالانکہ اگر خواجہ صاحب آیت ۱۷ کو بغور پڑھتے تو ان کو صاف معلوم ہو جاتا کہ مقدس متی ۱۴×۳=۴۲ پشتوں کا شمار سلاطین سے نہیں کرتے۔ اور نہ بیالیس کا لفظ متن میں لکھتے ہیں بلکہ آج بھی جو کوئی اس آیت کے مطابق ابراہیم سے داؤد تک چودہ پشتیں۔ داؤد سے بابل تک چودہ پشتیں بابل جانے سے مسیح تک چودہ پشتیں چاہے تو گن سکتا ہر بشر جو گننے والا اسی متی کے قاعدہ سے جسکا ذکر آیت ۱۷ میں ہے۔ کہ مقدس متی نے چھٹی آیت میں اور نیز ۱۷ آیت میں داؤد کو دو دفعہ شمار کیا ہے۔ یہ اگر شمار کنندہ متی کے پیش کردہ قاعدہ کے خلاف شمار کرے گا۔ تو ہم اس کے جواب دہ نہیں ہیں۔ بلکہ محض متی کی تحریر کو صحیح پیش کرنے کے ذمہ دار تھے سو ہم نے کر دکھلایا۔ اور اس کے ساتھ ہی رفع انجیل کے حمائتیوں کو ہم نے اپنے مرسلہ جواب میں بخوبی جتلا دیا ہے کہ اس عقیدہ کے لوگ از روئے قرآن کافر اور دوزخی ہیں اور یہ بھی قرآن ہی سے تبلایا بلکہ ثابت کر دیا ہے کہ قرآن حقیقت میں من جانب اللہ کوئی کتاب نہ تھی جو محمد صاحب بانئے اسلام پر نازل ہوئی بلکہ وہ تو الکتاب یعنے بائیبل مقدس کی ایک نامکمل و مخلوط نقل ہے اور یہ بھی بخوبی روشن کر دیا ہے کہ جو مسلمان ہماری اس آخری تحریر سے اتفاق نہ کریں اُن کو یقین کرنا چاہئے کہ انجیل مقدس جیسی کہ حواریوں نے خود حضرت مسیح سے پائی تھی اُسی کو قلمبند کر کے اپنے زمانہ کے مسیحیوں کو پہونچائی اور اب وہی بلا تغیر و تبدل ہم تک پہونچی۔ اور ہمارے پاس موجود ہے۔ مگر اسلئے کہ قرآن شریف اگرچہ آپ کو الکتاب میں سے نکلا ہوا تو صاف صاف ظاہر کرتا ہے۔ مگر اس کے پیرو کاروں میں سے بعض منکر ہو گئے ہیں۔ لہذا بجائے رفع انجیل کے رفع قرآن کے تسلیم کرنے میں ان کو کوئی عذر نہیں کرنا چاہئے۔ مگر ایڈیٹر صاحب پنجاب ریویو جناب آپ نے تو کمال ہی کر دکھلایا کیونکہ

(۱) آپ مارچ و اپریل ۱۹۱۱ء کے ریویو میں مولوی حمید الدین صاحب و خواجہ عبا واللہ صاحب کو اس بے ہودہ وہم رفع انجیل پر مصر ہونے اور جمے رہنے کے الفاظ ذیل میں استعمال دیتے ہیں۔ مولوی حمید الدین صاحب جن کی کوتاہ قلمی نے انہیں مسٹر بلاسی رام سے اس دفعہ خس بدہان ہونے کا طعنہ دلایا ہے اور مجلس اور بنگاری والی ضرب المثل کے اعادہ کی دھمکی دیتے ہوئے اُن کی خدمت میں عرض کریں کہ حضرت یہ بحث آپ کی ایک قطعی اور فیصلہ کن تحریر کی محتاج ہے۔ خواجہ عبا واللہ صاحب آخر اپنے پہلے سے وہم کے ساتھ پھر اتریں گے۔

مسٹر بلاسی رام نے جس قدر اعتراضات کئے ہیں ان کا شافی اور مسکت جواب آپ کے قلم سے پنجاب ریویو کی کسی قریب کی اشاعت میں نکلنا نہایت ہی ضروری ہے۔"

(۲) پھر جناب ایڈیٹر صاحب اگر مذکورہ بالا ہر دو اصحاب رفع انجیل کو ثابت نہ کر سکے اور ہمارے مقابلہ میں ٹھہرنے کی تاب نہ لا سکے تو کیا واجب نہ تھا کہ جناب ہی اپنے پہلے وعدہ کے مطابق رفع انجیل کے ثبوت میں قلم اٹھاتے؟ پھر

(۳) علاوہ ازیں کارڈ اول مہر ۱۰:۱۱ و ۱۱:۱۱ء کے ہر دو کارڈ جو آپ کے ہمارے پاس موجود ہیں۔ جن میں جناب نے اقرار کیا ہے کہ آپ ہمارے مضمون کو (جو رفع انجیل کے باطل گمان کی تردید میں ہے) ریویو میں چھاپ دیں گے۔ مگر افسوس کہ جب ہم نے مضمون کی تردید کرتے ہوئے انجیل مقدس کو قائم کر کے رفع قرآن کو پائے ثبوت تک پہونچا کے مولوی محمد الدین صاحب مدرس مشن سکول کی معرفت بذریعہ ڈاک جناب کی خدمت میں بغرض اشاعت روانہ کیا تو جناب نے آج تک ہمارے مضمون کی رسید تک بھی نہ دی۔ اور اس پر آپ نے یہ غضب ڈھایا کہ ہمارے دو جوابی پوسٹ کارڈ بھی جو بغرض استفسار کہ ہمارا مرسلہ مضمون آپ کے دفتر میں پہونچا ہے کہ نہیں۔ غضب کر گئے جو ایک لائق ایڈیٹر کی شان کے خلاف ہے۔ اس لئے کھلی چٹھی ہذا کے ذریعہ التماس ہے کہ اگر آپ ہمارے تردیدی جواب کو اپنے تمام دعاوں کے خلاف خود چھاپنے سے عاری اور جواب دینے سے عاجز ہیں



تو براہ کرم کسی اور اسلامی رسالہ کے سپرد کردیں اور اس کا پتہ اشاعت سے ہم کو بھی اطلاع بخشیں ورنہ ماہ جنوری ۱۹۱۲ء کے آخر تک ہمارے ہی پاس واپس کردیں۔

ضروری اطلاع:- کوئی صاحب کسی چٹھی نمبر ۱ کے جواب دینے کی کوشش نہ فرماویں۔ کیونکہ چٹھی نمبر ۱ محض ایڈیٹر ریویو کی طرف ہے۔ پر اگر کوئی "نسخ انجیل" پر کوئی صاحب کچھ لکھنا چاہیں تو پہلے ایڈیٹر صاحب ریویو سے ہمارا مضمون چھپوا دیں اور پھر سابقہ سلسلہ کے متعلق ذمہ وار ہو کر قیام انجیل پر بحث کریں۔ مگر یاد رہے کہ آپ کی بحث کے مقدم ذریعے قرآن و بائیبل ہی ہوں۔ والسلام

بالی رام مدرس مشن سکول جلالپور جٹاں۔

تعلیم الواعظین

گزشتہ اشاعت سے آگے

پس جب واعظ اپنے لئے سند کی آیت کو چننا چاہتا ہو تو اول اس آیت کے مطلب پر غور کرے کہ آیا وہ دلوں کو رجوع کرنے اور دین پر قائم کرنے کے لئے مفید ہے یا نہیں اور کیا وہ سب سننے والوں خورد و کلاں کیا ادنیٰ کیا اعلیٰ جاہل و دانا کے لئے اس سے کچھ سبق مل سکتا ہو یا نہیں۔ لہذا دو باتیں غور کے لائق ہیں۔ ایک یہ کہ اس آیت کو دین کے کسی بڑے عقیدے سے کچھ نسبت ہو یا نہیں؟ چاہئے کہ وہ دین کے مسایل سے ایسی نسبت رکھے کہ اس سے جماعت کے لیئے روحانی خوراک حاصل ہو جس سے لوگوں کی حاجتیں رفع ہو جائیں پس اس سے ظاہر ہے کہ واعظ کو غور کرنی چاہئے۔ کہ وہ نہ صرف ان باتوں کی بابت کہ جنکا وہ آپ مشتاق ہے۔ بلکہ خدا کے تمام ارادے کی بابت اعمال ۲۰: ۲۷ رومی ۱۲: ۲ اپنا وعظ کرے۔ اور جیسا ہم نے آگے کہا ہے کہ اس کے لئے کلیسیا کی عیدوں کے انتظام کے بموجب وعظ کرنا نہایت مفید ہے۔ اور علاوہ ازیں واعظ اپنے وعظ کے سننے والوں کے فہم پر بھی غور کرے۔ کہ آیا میری جماعت نے روحانی زندگی میں کس قدر ترقی کی ہے۔ لہذا مناسب ہے کہ وہ لوگوں کے حال و احتیاج کے موافق انہیں سکھائے عبرانی ۵: ۱۱۔ ۱ قرنتی ۳: ۱ و ۲

دوم۔ سند کی آیت کے چننے میں واعظ اس کی لمبائی پر بھی غور کرے اس میں دو باتوں سے بچنا چاہئے۔ ایک یہ کہ آیت ایسی چھوٹی نہ ہو کہ اس سے صحیح طور پر پورے مطلب نہ نکل سکیں دوسرے۔ کہ آیت زیادہ بڑی بھی نہ ہو کہ واعظ اس کا پورا بیان نہ کر سکے۔ پس اگر واعظ کسی چھوٹی آیت کو سند کے لئے اختیار کرے تو چاہئے کہ اس میں مطلب ایسا گہرا و صاف ہو کہ اس کے سمجھنے سے خاص فائدہ مل سکے۔ اور وہ زیادہ بڑی ہو تو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس کا مطلب معین وقت کے اندر ایک مضمون کے بیان میں اچھی طرح ادا ہو سکے۔ لیکن جب ایک یا کئی ایک آیتوں کا مجموعہ کچھ طول ہو۔ اور اس کا یا ان کا مطلب کچھ گہرا بھی ہو تو اس کو اکثر تقسیم کر کے وعظ کے لئے کام میں لانا مفید ہے۔ مثلاً دس احکام یا مبارکبادیاں یا مقدس یوحنا کی انجیل کا ۱۷ باب پر وعظ کرنا چاہئے۔ تو مناسب ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو ایک وعظ کے لئے کام میں لانے کے لئے زیادہ تجربہ و ہنر درکار ہے۔ البتہ ان حدوں کے اندر واعظ اپنے شوق و مزاج کے بموجب سند کی آیت اختیار کر سکتا ہے۔ لیکن جو خدا کا سچا بندہ ہے وہ ہمیشہ یہ سمجھیگا کہ لوگوں پر وہی آیت تاثیر کرے گی جس کو خدا نے چنا ہے۔ اس لئے وہ آیت کے چننے سے پیشتر خدا سے دعا مانگے گا تب آیت کو چنے گا۔ چنانچہ بہت واعظوں کا تجربہ ہے کہ ان کے کام میں سب سے مشکل کام آیت کا سند کے لئے چننا ہے۔ خاصکر جب آدمی نے بہت دفعہ ایک ہی جگہ میں وعظ کئے ہوں تو اس کے لئے ایک انتظام یہ ہے کہ جس کے وسیلے یہ مشکل کچھ رفع ہو سکتی ہے یعنے یہ کہ ہر روز جب وہ خدا کا کلام پڑھتا یا سنتا یا اس پر سوچتا۔ یا کسی دیگر کتاب کو پڑھتا ہے تو کوئی نہ کوئی وعظ کا مضمون یا وعظ کی آیت پیش آئے تو چاہئے کہ واعظ اپنے پاس ایک چھوٹی سی کاپی رکھے تو اسی وقت خیال اسے پسند آئے لکھ لے۔ اس طرح ہمیشہ کچھ نہ کچھ آیات اور مضامین قلمبند ہوتے رہیں گے کہ جن سے بوقت ضرورت اسے مدد مل سکیگی۔ اور اس طرح واعظ کے پاس ایک فہرست مضامین اور آیات کی تیار رہا کریگی۔ (باقی آئندہ)

الراقم ٹامس ہاول بشیر از لاہور۔

قومی ترقی

گزشتہ سے پیوستہ

بالفاظ دیگر قوم کی زندگی قوم کے اختیار میں ہے۔ یا پودوں اور حیوانوں کی طرح افراد انسانی کی زندگی بھی قوائے فطرت کے غیر اختیاری عمل پر منحصر ہے؟ اگرچہ زندگی کی اصلیت مخلوقات کی صورت میں وہی ہے تاہم انسان اپنی عقل خداداد کی وجہ سے آفرینش کی ہر صورت سے ممیز ہے۔ اس میں ایک ایسی قوت ودیعت کیگئی ہے جس کے وساطت سے وہ نہ صرف زندگی کو سمجھ سکتا اور ہر انقلاب کے لوازم پر غور کر سکتا ہے۔ دنیا میں کسی قوم کی اصلاح نہیں ہو سکتی جبتک کہ اس قوم کے افراد اپنی ذاتی اصلاح کی طرف توجہ نہ دیں۔ کیونکہ ہر فرد کے تمام افعال و حرکات حقیقت میں قومی افعال و حرکات ہیں۔ یہانتک کہ اسکی زندگی بھی اپنی نہیں بلکہ قوم کی ملکیت ہے۔ خودکشی کیوں جرم قرار دیگئی ہے؟ صرف اسی وجہ سے کہ قانون نے اس بات کو اصولاً تسلیم کر لیا ہے کہ فرد کی زندگی حقیقت میں قوم کی زندگی ہے۔ اور خودکشی کرنے والا اپنی جان پر ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ حقیقت میں اس تمدنی قوت کو صدمہ پہنچانا چاہتا ہے۔ جس کا وہ بحیثیت فرد قوم ہونے کے ایک مظہر ہے!

کوئی قوم جبتک اس کے روبرو کوئی معیار ترقی نہ ہو اور وہ اپنی زندگی و قیام کے لئے جدوجہد کرنا اپنا فرض نہ سمجھے وہ فی زمانہ اس میدان مقابلہ میں اپنا قدم ثابت نہیں رکھ سکتی۔ بعض اشخاص کا مقولہ ہے کہ ہم جس حالت

ہیں ہیں رہی ہمارے لئے اچھی ہے؛ یہ مقولہ صرف اُنہی لوگوں کا ہے جو زیادہ لطف اور خوشحالی کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں یا جو بالکل قومی ترقی و بہتری کے خیال سے واقف ہی نہیں پہلے زمرہ کو محض خود غرض کہنا بجا ہے - اور دوسرا گروہ جنگلی اور وحشی کا مرتبہ رکھتا ہے - پس ایسے خود غرض اور وحشی قابل لحاظ نہیں۔

ہم پیشتر ذکر کر چکے ہیں کہ ہندوستان میں مسیحی جماعت کا شمار ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۲۷۶۴۳۵۹ پارسی شکل سے ایک لاکھ ہو گئے - لیکن وہ ہندوستانی آبادی کا ایک نہایت ہی زبردست اور با اثر جزو ہیں - تعلیم اور تمدن کے اعتبار سے مسیحی جماعت ہندوستان کی آبادی کے تمام گروہوں سے بڑھ چڑھ کر ہے - مگر اپنے قدر و اقتدار کے لحاظ سے سب سے کمتر اس کا ذمہ دار کون ہے؟ ہم خود ہیں کوئی اور نہیں؛ ہماری سب سے بڑی کمزوری عدم اتحاد اور آرگنیزیشن Organization کی کمی ہے جب تک یہ نہ ہو ہم بے دست و پا ہیں - ہم کوئی بڑا کام نہیں کر سکتے - ہمارا قومی ڈھانچہ بہت کمزور اور اس کے اجزا درہم برہم ہیں - پس ہماری ذمہ داری اور ہمارا فرض اپنی نسبت یہی ہے کہ اس کمزوری کو دور کیا جائے - تب ہم بہت کچھ ترقی کر سکتے ہیں - ہم اپنی قوم کی مدد کرنے کے قابل ہو جائینگے یعنی اپنی قوم کے افراد کو ہر طرح ترقی کرنے کے قابل بنا سکینگے اور جب یہ ہوگا تو ہمارا اثر و اقتدار غیر مسیحی گروہوں کے درمیان پہلے کی بہ نسبت وہ چند زیادہ ہوگا - اور اس وقت ہم اپنے قومی فرائض کو کمال خوبی کیساتھ انجام دینے کے قابل ہو جائیں گے۔

باقی آئندہ

افواہ ہے کہ ریاست بہاولپور میں ایک عالیشان گرجا تعمیر ہوگا - واقعی یہ ضروری امر تھا امید ہے کہ یہ افواہ درست ثابت ہوگی۔

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گزشتہ سے پیوستہ۔

میاں :- میں سوچتا ہوں کہ مجھے ایک رات کیلئے کوئی مرن ل گیا ہے سو مجھے تو معاف ہی کریں۔

بیوی :- گڈ نائٹ - میرے آنے تک جاگتا رہیو۔

میاں :- (اپنے آپ میں) اس عورت کے الفاظ مجھے عجیب معلوم ہوتے ہیں اور بے آرام کر رہے ہیں۔ مجھے اب تو یقین ہو گیا ہے کہ وہ سچ کہتی ہے - میں بہشت سے بے بہرہ ہونا نہیں چاہتا - ممکن ہے کہ ان تیس سال سے میں دھوکے ہی میں رہا ہوں اور آخر کار حیات ابدی کو کھو دوں - لیکن ہماری کلیسیا میں سینکڑوں آدمی ہیں جو مجھ سے بہتر نہیں ہیں - اگر وے درستی پر ہیں تو میں بھی ہوں لیکن معلوم نہیں کیا وجہ ہے کہ یہ بے چینی سی معلوم ہوتی ہے - لیکن میں مردانہ وار اپنے عقیدے پر ڈٹا رہوں گا اور ظاہر نہیں کروں گا کہ اتنا عرصہ میں میں غلطی پر رہا ہوں - میں جانتا ہوں کہ ہمارا پاسٹر میرے چال چلن کی تعریف کرتا ہے اور ہر موقع پر وہ میری خوب مدد کریگا - میں بے وقوف ہوں جو اپنے تمام معاملات اپنی بیوی کو بتا دیا کرتا تھا - اچھا آئندہ را احتیاط - بہتر ہوگا کہ جب تک میری بیوی واپس آوے میں جا کر اپنے پاسٹر سے کچھ گفتگو کر آؤں (چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا)

باب ساتواں

بیوی :- جب آج وعظ ہو رہا تھا میں بار بار خیال کرتی تھی کہ کاشکہ آپ بھی اس میٹنگ میں ہوتے۔

میاں :- میں تمہاری غیر حاضری میں اپنے پاسٹر کے پاس گیا تھا وہ نہایت ہی اعتدال پسند آدمی ہے - اس نے کہا کہ یہ بیہودہ مناد ملک میں سے مار کر نکال دیئے جانے چاہئیں اور میں اُس سے متفق الرائے ہوں۔

بیوی :- ہاں میں نے بائبل میں پڑھا ہے کہ ان شخصوں نے جو ظاہر میں کچھ مذہب رکھتے تھے - مسیح کے خادموں کو مارا اور معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ویسے لوگ اب بھی موجود ہیں۔ لیکن ان باتوں کی ہمیں زیادہ پرواہ نہیں ہے - عزیز میں اب تسلی سے کہہ سکتی ہوں کہ میں بچ گئی ہوں - آج میرے گناہ دھوئے گئے - میرے دل میں اب چین ہے - میری روح اب گویا روشنی اور جلال کا ایک سمندر ہے - مجھے ہرگز ہرگز یقین نہ تھا کہ انسان کو ایسی خوشی کبھی نصیب ہو سکتی ہے - یہ خوشی اس قدر ہے کہ میرا کمزور سا جسم اسے برداشت نہیں کر سکتا اور یہ کیا ہی عجیب بات ہے کہ میں خدا کی بیٹی بن گئی ہوں - عزیز کیا تم بھی بچنا نہیں چاہتے؟

میاں - ہمارے پاسٹر نے بھی بتایا کہ ایک نہایت ہی [illegible] والی بات اُن میں یہ ہے کہ وہ کسی دوسرے کو نجات یافتہ نہیں سمجھتے - لیکن چالیس سال ہوئے کہ میں مسیحی ہوا تھا

بیوی :- واعظ کی آج کی متن کی آیت افسیوں ۲: ۶ تھی "تمہیں آسمانی مقاموں میں رہتے ہیں" پوری آیت یوں ہے "اور مسیح یسوع میں شامل کر کے اُس کے ساتھ جلایا - اور آسمانی مقاموں پر اُس کے ساتھ بٹھایا" اس سے پچھلی آیت میں یوں اُس وقت کا ذکر کرتا ہے جبکہ وہ گناہوں کے سبب مردہ تھے اور اپنے جسم کی خواہشوں کو پورا کرتے تھے - لیکن اُن کے گناہ بخشے گئے اور زندہ کئے گئے - وے فضل سے بچ گئے اور اب وہ آسمانی مقاموں پر بیٹھے ہیں۔ مجھے یہ تجربہ حاصل ہو گیا ہے - میں سالہا سال تک صرف نام کی مسیحی رہی ہوں گناہ میں رہتی اور دنیا کو پیار کرتی تھی لیکن شکر خدا کا کہ اب میں بچ گئی ہوں۔

میاں :- اور صاحب تم ایسی نیک بن گئی ہو کہ گناہ تم سے ہو نہیں سکتا؟

بیوی :- یسوع جس نے مجھے بچایا ہے گناہ سے محفوظ رکھ سکتا ہے - گناہ کرنا تو ممکنات میں سے ہے - لیکن میرا بھروسا اُس پر ہے جو گناہ سے محفوظ رکھنے پر قادر ہے - جو نہیں سکتا اگر گنہگاری کی حالت میں آسمانی مقاموں میں رہ سکوں۔ جہاں آسمانی مقام ہے وہاں پاکیزگی ہے اور جب تک میں آسمانی مقام



شعر و سخن

غزل

انتایج طبع منشی محمد علی صاحب زہیر

دیکھا نہ سنا کوئی مسیحا سے زیادہ
غمخوار نہ یار کوئی جیلے سے زیادہ۔

فرعون زمانہ سے چھڑاتا ہے مسیحا۔
رہبر ہے وہ بڑھکر کہیں موسیٰ سے زیادہ

جس کلبۂ ویجور میں وہ جلوہ نما ہے۔
روشن ہے منور ہے وہ سینا سے زیادہ

کوئی بھی کسی کا نہیں ہمدرد جہاں میں
ہر حال میں ہر وقت مسیحا سے زیادہ

تعویذ نہ آیا کوئی ایک راست یہاں پر
اس سست زنگی میں چلیپا سے زیادہ

چمکا شب یلدا میں نہ یہ ماہ فلک بھی
وہ چار گھڑی اس رخ زیبا سے زیادہ

سب اپنے ہی مطلب کے ہیں عیار زمانہ
فیاض نہ دیکھا شہ والا سے زیادہ۔

ہر رنگ کے ہر طور کے چالاک تو دیکھے۔
مکار نہ پایا کوئی دنیا سے زیادہ۔

بڑھکر ہیں سکندر سے گدائے در دولت۔
مسرور ہیں بندے ترے دارا سے زیادہ

سب دیکھ لئے ہم نے اقارب و یگانے۔
اپنا نہ ملا کوئی مسیحا سے زیادہ

کس طرح ملے پھر جہاں میں در مقصد
جبتک نہ تجسس ہو تمنا سے زیادہ

جام لب جاں بخش پہ مائل ہو زہیر اب۔
مرغوب ہے یہ صبح کو مینا سے زیادہ۔

مضامین

تفریح طبع

گذشتہ اشاعت سے آگے

ایک شخص جس بات کو بے تمیزی اور بدتہذیبی سمجھتا ہے دوسرے کے لئے وہی بہترین طریقہ اپنے اوقات تفریح کاٹنے کا ہوتا ہے معمولی عام آدمیوں کی نسبت تو یہ کہا بھی جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنی اوقات جو بٹیر بازی۔ مرغ بازی۔ پتنگ بازی اور اس قسم کے ادنیٰ شغلوں میں صرف کرتے ہیں۔ وہ عقل کی کمی یا تعلیم کے نہ ہونے کا باعث ہے۔ مگر جب عالی جاہ سے عالیجاہ۔ قابل سے قابل۔ عالم سے عالم۔ فاضل سے فاضل اور اعلےٰ درجے کے مدبروں اور فضلائے عصر کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ اس سے بھی بدترین اشغال اور فضولیات کو اپنی تفریح طبع کا ذریعہ سمجھتے ہیں تو بے اختیار یہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ امر کچھ علم اور عقل پر منحصر نہیں۔ بلکہ اس کا انحصار ہر ایک شخص کے اپنے مذاق اور رنگ پر ہے۔

سر ولیم ہملٹن جو انگلستان کے معروف مقتدر نائٹ اور بہت سی کلوں کے موجد ہوئے ہیں۔ ان کو پتنگ اڑانے کا بہت شوق تھا طرح طرح کے پتنگ تیار رکھتے تھے جہاں جاتے ان کو ساتھ لے جاتے۔ جب پتنگ اڑتے تو لڑکے جمع ہو کر خوشی کے نعرے مارتے۔ آپ اس وقت بہت ہی خوش ہوتے۔ اور ایسا لطف نصیب ہوتا جیسے سارے جہاں کی بادشاہت ملگئی۔

ڈاکٹر سیموئیل کلارک جیسے فاضل اجل اور عالم بے بدل کی یہ حالت تھی کہ اوقات تفریح میں لڑکوں کو جمع کرکے انکے سامنے میزوں اور کرسیوں کو پھاندتے تھے۔

باقی آئندہ

انتخاب الاخبار

مقدمہ قتل آگرہ کے سشن جج صاحب بہادر کے اجلاس میں تین گوجر برادران مسمیان بہاری سرجا اور ڈنڈا اپنے باپ ہارجیت کو قتل کرنے کے الزام میں ماخوذ تھے جس کے واقعات بقول استغاثہ یہ ہیں کہ ملزمان کے والد مسمی ہارجیت گوجر نے دو مالدار بنیوں لیوا رام اور ٹیک چند کا کچھ قرضہ دینا تھا چنانچہ ایک قرضہ کے عوض انہوں نے ہارجیت کی کچھ جائیداد فروخت کروائی اور دوسرے موقعہ پر انہیں بنیوں نے ایک قرضہ کے عوض ملزمان کو ان کی زمین سے بے دخل کرا دیا اور تیسری دفعہ پھر ایک چالیس روپیہ کی ڈگری بخلاف ملزمان بذریعہ عدالت حاصل کرکے دیوا رام ٹیک چند نے ان کو مکان سے بے دخل کراکر خود قبضہ کرنا چاہا۔ چنانچہ عدالت سے بے دخلی مکان کا حکم حاصل کرکے عدالت کے امین دیگر بنیوں کے ہمراہ موضع رسول پور میں اس مکان کا قبضہ دلوانے آئے جب ملزمان کو مکان سے نکلنے کے لئے حکم دیا گیا۔ انہوں نے انکار کیا اس پر امین نے ان کا سارا اسباب وغیرہ باہر نکلوا کر بنیوں کو قبضہ دلوا دیا جنہوں نے اس مکان میں کچھ لکڑی وغیرہ رکھ کر باہر سے تالا لگا دیا۔ اور امین کے چلے جانے کے بعد۔ ملزمان نے زبردستی اسی مکان کا تالا توڑ کر اس پر قبضہ کر لیا۔ دوسرے روز ملزمان بنیوں کے پاس گئے اور کہا کہ ان کو ان کا باپ ہارجیت بلاتا ہے بہت اصرار کے بعد دونوں بنئے ہارجیت کے پاس گئے۔ ہارجیت نے ان کو کہا کہ وہ اس کو کیوں تباہ کرنے کے درپے ہیں اور وہ کیوں اس کو گھر سے بے دخل کر رہے ہیں۔ اس پر بنیوں نے اسکو کہا کہ وہ بیشک مکان میں رہے مگر اس کا باضابطہ کاغذ سٹامپ پر لکھ دیوے۔ بہاری

نے سٹامپ لکھنے سے انکار کیا۔ اس پر بھیوں نے اُن کو سخت سست کہا اور بات بڑھ گئی۔ چنانچہ بہاری نے بھیوں کو لاٹھی ماری۔ اسی دوران میں آپس میں مار کٹائی ہوتے ہوتے ایک لاٹھی ہار جیت پر پڑی جس سے اس کو ایسی سخت چوٹ پہونچی کہ وہ بیچارا مر گیا۔ استغاثہ کی طرف سے بیان کیا گیا کہ ہار جیت کو اس کے لڑکوں نے ہی لاٹھی سے مار ڈالا ہے۔ تاکہ اس کا الزام بھیوں پر لگے اور وہ قرضہ وغیرہ کی مصیبت سے بچیں۔ سشن جج صاحب بہادر نے بعدہٗ اسیران مقدمہ کو سماعت فرمایا۔ انہوں نے سب ملزمان کو قصوروار قرار دیا۔ چنانچہ سشن جج صاحب بہادر نے سب ملزمان کو پھانسی کی سزا کا حکم دیا۔ اس سزا کی اپیل ملزمان کی طرف سے ہائیکورٹ الہ آباد میں دائر کی گئی۔ جہاں سے وہ خارج ہوئی اور عدالت ماتحت کا فیصلہ بحال رہا۔ (اخبار عام)

کیا سیونگ بنک کا منافع جائز ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ مصر کے مفتی اور قاضیوں نے سیونگ بنک کے اس منافع یا سود کو جائز قرار دیا ہے۔ جو ڈاکخانہ میں روپیہ جمع کرنے سے بحساب ۳ یا ۳½ روپیہ سیکڑہ ملتا ہو کیونکہ اُن کے نزدیک یہ ربوا میں داخل نہیں ہے۔ ربوا وہ سود ہے جو ہر ایک مسلمان کے لئے شرعاً حرام ہے۔ دیکھئے ہندوستان کے علما کی رائے اب اس بارہ میں کیا قرار پاتی ہے۔ ہمارے خیال میں علمائے اسلام کو مفتیان مصر کا فتوے دیکھکر بہت جلد اُس کی موافقت یا مخالفت کا اعلان کر دینا چاہئے۔ کیونکہ عام طور پر مسلمانوں کا ڈاکخانہ میں روپیہ جمع کرنے کا رواج ہو چلا ہے۔ (دیونسیل گزٹ صدائے ہند)

غریبوں کی نذریں

کہا جاتا ہے کہ مین دربار کے روز بادشاہ سلامت کی خدمت میں کسی غریب آدمی نے ایک روپیہ بطور نذرانہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کیا تھا۔ جس کو حضور ملک معظم نے بڑی خوشی سے قبول فرمایا۔ اسی طرح سے کہتے ہیں کہ حضور ملک معظم کو کلکتہ میں کسی چھوٹی لڑکی نے ایک گلدستہ پھولوں کا پیش کیا تھا۔ جس کو آپ نے نہایت خندہ پیشانی سے دست مبارک میں لے لیا اور کتنی دیر تک اُسے ہاتھ میں رکھا۔ (ہ)

انگلستان میں حضور شہنشاہ معظم کا شاندار استقبال

حضور شہنشاہ معظم و ملکہ معظمہ اپنے سفر ہند سے واپس ہو کر فشانتی پورک ۵ فروری کو لندن میں پہونچ گئے۔ اہل انگلستان نے آپ کا نہایت پرجوش استقبال کیا۔ شاہی جہاز مدینہ جب گودی کی جانب لنگر انداز ہونے کو بڑھا تو ملکہ الگزینڈرا۔ پرنس آف ویلز۔ پرنسس میری اور پرنس آرتھر آف کناٹ نے جہاز پر چڑھ کر حضور ممدوحین کو محبت کے ساتھ مبارکباد دی۔ اس کے بعد حضور ممدوحین نے جہاز سے نیچے اُتر کر قصبہ پورٹسمتھ کے باشندگان کے ایڈریس کے جواب میں اپنے سفر ہند سے واپس آنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "میں خوش ہونگا اگر میرے سفر سے ہندوستان کی بہتری ہو۔ اور سلطنت کے روابط زیادہ مستحکم ہو جائیں"۔ حضور ممدوحین وہاں سے ایک شاندار جلوس کے ساتھ بازاروں سے ہوتے ہوئے قصر بکنگھم کی طرف تشریف لے گئے۔ راستوں میں ہزارہا مخلوق نعرہ ہائے مسرت بلند کرنے کے لئے صف بستہ تھی۔ ایسے مسرت خیز موقعہ پر حضور ملک معظم کے پاس ایک تار پہونچا جو حضور وائسرائے ہند نے ہندوستان کی رعایا کی جانب سے آپ کے بخیر لندن پہونچنے کی مبارکباد میں روانہ کیا تھا۔ اس پیغام پر انگلستان کے تمام اخبارات نے نہایت اظہار اطمینان ظاہر کر کے اہل ہند کی وفاداری کی بیحد تعریف کی ہے۔

راجپوت گزٹ

ہندو مسلمانوں کے اتحاد پر حضور وائسرائے کا خیال

چند روز ہوئے بمقام ڈھاکہ میں حضور وائسرائے ہند نے پراونشل محمڈن ایسوسی ایشن مسلم لیگ کو مخاطب کرتے ہوئے ایک تقریر کے دوران میں فرمایا کہ: "حضور شہنشاہ معظم کے آخری الفاظ ہندوستان کے ساحل سے رخصت ہوتے وقت ہندو مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد کی دعا پر مشتمل تھے۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ الفاظ حضور ممدوح کے دل سے نکلے تھے۔ اور اگر ہندوستان کو الوداع کہتے وقت محسوس کر سکوں کہ میرے عہد حکومت میں باہمی نااتفاقی کسی قدر نرم ہو گئی ہے تو میں ایک مسرت انگیز خیال سے جاؤنگا۔" گویا جس باہمی اتحاد کی غرض سے سالہائے گذشتہ میں ہندوؤں کی طرف سے زور دیا جاتا تھا۔ اور خصوصاً مسٹر گوکھلے نے اسی واسطے ۱۹۰۶ء میں چکر لگا کر متواتر لکچر بھی دیئے تھے۔ ہندو مسلمانوں کے اسی باہمی اتحاد کی خواہش کا اظہار حضور شہنشاہ معظم اور حضور وائسرائے ہند نے بھی فرمایا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض لوگ ہندو مسلمانوں کی کشیدگی کو بجائے کم کرنے کے ابھی تک ترقی دے رہے ہیں۔

(ہ)

بے تار کے برقی پیغام دور دور سے آنے لگے۔ ایک پیغام ۱۸۵۰ میل سے بمبئی میں پہونچا جو جزیرہ سماٹرہ سے تھا۔

انجیل برنباس

من تصنیف عبدالاحد از کاترہ۔
کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہوگئی۔ پادری نیکسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ اُردو ۸ر اور ۱۲ر +
یہہ کتاب نہایت ضروری ہی۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اس کا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہی +

دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ

رومن اُردو ۶ر۔ فارسی اُردو ۶ر +
یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہی اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداراں

یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مددی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہی۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۵ر +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴ر ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر
اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی + آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھو یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صدہا گنا قیمتی ہی +

کتابوں کی فہرست مفت بھیجی جاتی ہی

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



پچیس ۲۵ برس کی پرانی اور جہان مشہور دوکان
فقط تھوڑے عرصے کے لئے بھاؤ گھٹا دیا ہی

جیبی گھڑیاں

میٹل پرخیاط واچ قیمت سے ،
میٹل سوبج واچ قیمت للعہ گارنٹی ۲ برس
میٹل سیسی پی واچ قیمت صہ گارنٹی ۲ برس
میٹل پروائزر واچ قیمت ہے گارنٹی ۵ برس
میٹل برانلیو رواچ قیمت سعہ گارنٹی ۵ برس
یہہ گھڑیاں موگرے کی چابی والی اور دیکھنے میں نہایت خوبصورت ہیں +
میٹل ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت صہ
چاندی کی ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت لعہ
ان کے علاوہ ٹائم پیس عہ سے لیکر ۲۵ روپے تک کی قیمت کے ہیں +
چاندی میٹل سونا ہر ایک سائز کی جیبی گھڑی ۳ سے لیکر ۲۵ تک اور دیوار پر لگانے کے کلاک اور میجک کلاک صہ سے لیکر ۲۵ تک ملینگے +
زیادہ کیفیت کیلئے فہرست باتصویر مفت بھیجی جاتی ہی +
مال بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہی بیوپاریوں کو پورا کمیشن دیا جائیگا +

ملنیکا پتہ چنی لال چھگن لال
بمقام ۲۸۸ عبدالرحمان اسٹریٹ - بمبئی -

ڈاکٹر ایس - کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ - دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی ہر روز معمول بتاؤ اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوا کئی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں - یہ گولیاں گل مغزی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں - ہر بیمار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت سولہ گولیوں کی ڈبیہ (۵ر) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصولڈاک پانچ آنہ (۵ر)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں پہاڑ ہوجاتا ہی - یہہ دوا لحظہ میں اُس کو پانی کردیتا ہی - درد ریاح جیسے ٹیس چلک ٹیک رگوں میں لہر ہیں - کن کنی سے چوٹیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہی - درد وغیرہ نصف سر میں ہو - دور ہوجاتا ہی اسلئے ہر خاص و عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہی قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک چھ آنہ ۶ر +

المشتہر
ڈاکٹر ایس - کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی - اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۸ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے - اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم - اے نو لکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گنوتم راؤ کیشوا و شد ہلیا میں بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائزڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہی کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہی تو اسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہوجاتے ہیں - اس میں کچھ اندیشہ نہیں - یہہ سارساپریلا خون بگڑنیکی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا کمال رکھتا ہی اور ان سے پیدا ہونے والی بے مقدار بیماریاں لقوا گٹھیا منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یادداشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہوجانا اور سیاہ داغ پڑنا - تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہوجانا - ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کر آنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہوجانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھ سر اور ہاتھ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے چھٹے عارضوں پر یہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہی قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ۶ر +

ملنیکا پتہ :- گنوتم راؤ کیشو
کا دواخانہ ٹھاکر دوار - بمبئی